بسم اللہ الرحمن الرحیم

غیر مقلدین کی ننگی نماز

از قلم

مفکر اسلام شیخ القرآن علامہ محمد فیض احمد اویسی

باہتمام

صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی

ناشر

مکتبہ اویسیہ رضویہ

سیرانی روڈ بہاولپور

غیر مقلدین کی

ننگے سر نماز

مرتبہ

شیخ التفسیر والحدیث حضرت علامہ مولانا مفتی ابو الصالح **محمد فیض احمد** اویسی رضوی مدظلہ

باہتمام

صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی

ناشر

ناظم اعلیٰ، مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاول پور (پاکستان)

پیش لفظ

(۲)

چند سال پہلے کی بات ہے کہ بزرگوں، استاذوں اور علماء کے سامنے ننگے سَر جانا سخت بے ادبی سمجھی جاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ بھلا کرے انگریزی تعلیم حاصل کرنے والوں کا کہ جب سے انہوں نے مغربیت کے ماحول کو رواج دیا ہے ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں رخصت ہو رہی ہیں۔ اب ننگا سَر رہنا تہذیب اور سر ڈھانپنے اور پگڑی باندھنے کو معیوب سمجھا جاتا ہے پھر جدید مذاہب کے افراد اپنی بھرتی بڑھانے کی خاطر مغربیت زدہ لوگوں کو ان کی منشاء کے مطابق مسئلے گھڑ دیتے ہیں تاکہ لوگ ان کے جال میں پھنس جائیں۔ کچھ یہی کیفیت آج کل ننگے سَر نماز پڑھنے کی ہے کہ ادھر تو پگڑی باندھنے کی سنت[۱] ہمارے ہاتھوں سے نکل گئی یہاں تک کہ علماء و مشائخ تک پگڑی جیسی مقدس سنت کو خیرباد فرما کر انگریزی اور ہندوی وضع کی ٹوپیاں سر پر رکھ چھوڑی ہیں۔ ادھر مغربیت کے مسحور حضرات پگڑی کی مذاقیں اُڑاتے ہیں۔ اس صورت حال سے غیر مقلدین نے ناجائز فائدہ اٹھالیا کہ نماز جیسی مقدس ہیئت میں پگڑی اتار ڈالی اور ننگے سر نماز کا رواج عام کر دیا جس سے مغربیت زدہ نمازیوں کو سہولت مل گئی بارہا فقیر کو اس مسئلہ کی وضاحت کا ارادہ ہوا لیکن فرصت کب۔ حکیم خلیل احمد صاحب (جہانیاں) کا استفتاء تشریف لایا اور ساتھ ہی تاکید تھی کہ

---

[۱] پگڑی باندھنے کی سنت کے فضائل و دلائل فقیر کی کتاب تاج الکرامہ من تعمم العمامہ کا مطالعہ فرمائیں۔ (فقیر اویسی غفرلہٗ)

جواب جلد بھیجنا۔ مخلص دوست کے تقاضا پر وقت نکال کر مختصر سا رسالہ مرتب کیا۔ اور انہیں بھیج کر مشورہ دیا کہ اسے چھاپ کر عام کیا جائے تاکہ عوام نماز کے فیوضات و برکات سے بہرہ ور ہو سکیں۔ چناں چہ موصوف نے اس پر عمل فرمایا اور پہلا ایڈیشن عام شائع ہوا۔ اب نظر ثانی سے دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ خدا کرے کوئی صاحب حکیم صاحب کی طرح اس رسالہ کی اشاعت کرے اور زیادہ سے زیادہ کاپیاں منگوا کر عوام میں مفت تقسیم کرے تو بہتوں کا بھلا ہو گا۔

فقیر کے رسالہ ہذا کا پہلا ایڈیشن شائع ہوا۔ اہل علم و فہم نے اسے سراہا عمامہ کے ساتھ نماز ادا کرنے کا مژدہ بہار سنایا۔ لیکن کسی نے غیر مقلدین کا ایک مطبوعہ رسالہ ننگے سر نماز ارسال کیا۔ اس میں غیر مقلدین کے چند مولویوں کی تحریریں تھیں۔ جس میں دلائل کیا تھے۔ بس وہ پرانی عادت کہ عمامہ والی احادیث ضعیف ہیں اور حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور صحابہ کرام میں سے فلاں فلاں صحابی نے ننگے سر نماز پڑھی۔ لہٰذا ننگے سر نماز پڑھنی چاہیئے۔ وغیرہ۔ فقیر نے وضاحت کے طور تتمہ لگا کر اضافہ کر دیا۔

---

۱۱ ستمبر ۱۹۸۸ء بروز اتوار شب

فقیر قادری محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ ۲۰ محرم الحرام ۱۴۰۹ھ

استفتاء

جناب شیخ القرآن ابوالصالح مولانا فیض احمد صاحب اویسی راحت برکاتہم العالیہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں ننگے سر نماز پڑھنی درست ہے یا نہیں۔ قرآن وحدیث کی رو جواب عنایت فرمائیں اور پگڑی باندھ کر نماز پڑھنے کی حدیثیں بیان فرمائیں۔ السائل خلیل احمد نقشبندی (جہانیاں)

الجواب

الحمد للّٰہ الصمد الاحد والصلوٰۃ والسلام علی حبیبنا اسمہ احمد وعلٰے آلہ واصحابہ اجمعین

تمہید اما بعد! ہم سب جانتے ہیں کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر صحابہ کرام تابعین، تبع تابعین رضی اللہ عنہم خیر القرون سے لے کر سوائے غیر مقلدین کے نماز جیسی اہم عبادت کو ننگے سر کبھی ادا نہیں کیا اور نہ ہی ننگے سر نماز ادا کرنے کا حکم صادر فرمایا بلکہ ہمیشہ پگڑی باندھ کر نماز پڑھی اور پگڑی کے ساتھ نماز پڑھنے کے بڑے بڑے فضائل و درجات بیان فرمائے۔

فضائل نماز با عمامہ حدیث ۱ عَنْ اَبِی الدرداء رضی اللہ تعالےٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلٰی اَصْحَابِ الْعَمَائِمِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) یعنی بیشک اللہ عزوجل اور

اس کے فرشتے جمعہ میں عمامہ باندھے ہوؤں پر درود بھیجتے ہیں

حدیث ۲: عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ صَلٰوۃٌ تَطَوُّعٍ اَوْ فَرِیْضَۃٌ بِعِمَامَۃٍ تعدل خمسا و عشرین صلوۃ بلا عمامۃٍ جُمُعَۃٌ بِعِمَامَۃٍ تعدل سبعین جمعہ بلا عمامۃٍ (رواہ ابن عساکر والدیلمی وابن النجار)

یعنے ایک نماز نفل ہو یا فرض عمامہ کے ساتھ پچیس نماز بے عمامہ کے برابر ہے اور ایک جمعہ عمامہ کے ساتھ ستر جمعہ بے عمامہ کے ہمسر ہے۔

حدیث ۳: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسلم اَلصَّلٰوۃُ فِی الْعِمَامَۃِ تَعْدِلُ بِعَشْرَۃِ اٰلَافِ حَسَنَۃٍ

یعنے عمامہ میں نماز دس ہزار نیکیوں کے برابر ہے۔ (رواہ الدیلمی)

حدیث ۴: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ تعالےٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلے اللہ عَلَیْہِ وسلم رَکْعَتَانِ بِعِمَامَۃٍ خَیْرٌ مِنْ سَبْعِیْنَ رَکْعَۃً بِلَا عِمَامَۃٍ۔

عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بے عمامہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔ (مسند الفردوس)

عبارات فقہاکرام

فقہاکرام نے سر سے ننگے ہو کر نماز پڑھنے کو مکروہ لکھا ہے۔

(۱) در مختار ج ۱ ص ۱۵۱ میں مکروہات الصلوۃ بیان فرماتے ہوتے لکھتے ہیں (والصلوۃ حاسرا) ای کاشفا راسہ للتکاسل

ف ایک حوالہ کافی ہے کیونکہ اس مسئلہ میں کسی فقیہہ کو اختلاف نہیں۔

ننگا سر کس کا

ننگا ہو کر دو گروہ نماز ادا کرتے ہیں:-

۱۔ مغربیت زدہ منکرین حدیث۔ ان سے ہماری گفتگو بھی بے سود ہے کیونکہ وہ تو الٹا دین سے ٹھٹھا مخول کرتے ہیں۔

۲ غیر مقلدین جو اپنے آپ کو اہلحدیث کہتے ہیں ان میں اگر انصاف ہے تو مندرجہ ذیل مضمون کو غور سے پڑھیں۔

(۱) نماز میں سر پر پگڑی باندھنے کی حدیثیں ایسی ہیں کہ جن میں شک صرف ضدی کرے گا۔ یا جاہل اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنۃ مواظبہ (دائمی) کا خلاف یقیناً مکروہ ہے چنانچہ بحر الرائق ص ۳۴ ج ۲ میں ہے۔" وصلہ ان السنۃ اذا کانت موکدۃ قربۃ لا یبعد ان یکون ترکہما مکروھا کراھۃ تحریم" اس قانون کے مطابق بھی سر سے ننگے نماز کی ادائیگی مکروہ ٹھہرے گی۔

(۲) ایک آدھ دفعہ اگر حضور علیہ السّلام نے کیا ہے تو وہ صرف جواز کیلئے تھا۔ تاکہ امّت کے کسی غریب کو اگر پگڑی نہ ملے تو اس کی نماز کو بھی بارگاہِ نبوت کا دامن نصیب ہو۔ (جیسے کہ حضور علیہ السّلام کی عادت مبارکہ تھی) مثلاً آپ نے پاک جوتا پہن کر نماز ادا فرمائی ہے اور ایک دفعہ صرف ایک بچی کو مونڈھے پر بٹھلا کر نماز ادا فرمائی ہے۔ اور ایک دفعہ صرف ایک کپڑے میں نماز پڑھائی ہے اب وہابیوں غیر مقلدوں کو چاہیے کہ ہمیشہ ہی جوتا پہن کر نماز پڑھا کریں۔

٭ جیسے چکڑالوی وہابی جوتے پہن کر اور ننگے سر ہو کر نمازیں پڑھنے لگ گئے ہیں۔ لڑکیوں کو بغل میں دبا کر نماز پڑھنی شروع نہیں کی امید ہے وہ بھی عنقریب شروع کر دیں گے کیونکہ پاکستان میں احکام شرعیہ کا اجراء آہستہ آہستہ ہو رہا ہے تو جو کچھ بھی پاکستانی وہابی ہیں اسی لیے آہستہ آہستہ اپنا مذہب ظاہر کریں گے۔ ۔۔ اویسی غفرلہ

پہن کر مونڈھے پر بٹھلا کر نماز ادا کریں۔ چادر قمیض یا شلوار قمیض وغیرہ کے بجائے صرف ایک تہبند باندھ کر نماز پڑھیں، جواز کی صورت تو یہی ہے کہ کسی غریب کو پگڑی یا رومال ٹوپی وغیرہ دستیاب نہیں تو وہ پڑھ لے لیکن آج کون سا بدنصیب انسان ہے جس کے گھر میں جوڑے کپڑوں کے نہ ہوں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ پگڑی باندھنے کا شغل ختم ہو گیا ہے لیکن غربت کی وجہ سے تو پگڑی یا رومال ٹوپی وغیرہ نہیں ملتی۔ بلکہ عیسائیت کی دیکھا دیکھی۔ یا غیر مقلدین وہابیوں کی طرح کہ پگڑیاں رومال پاؤں میں پڑی ہیں۔ اور وہ سر سے ننگے نمازیں پڑھ رہے ہیں۔

(۳) جس زمانہ میں سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو امت بالکل ترک کر دے اس وقت سُنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ کرنا سو شہیدوں کا ثواب ہے۔ اب علمائے و مشائخ عوام تک کے سروں سے پگڑی اُتر چکی ہے۔ (الا ماشاء اللہ) بجائے اس کے کہ وہابیوں غیر مقلدین کو ہمارے ساتھ مل کر پگڑی کی اہمیت بیان کریں۔ نماز کی ادائیگی میں سختی سے اس عمل کے کاربند نہیں رہ کر اٹھا سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین کو موقع دیں تبھی تو کہیں گے جب نماز (جیسی افضل العبادۃ جسے معراج کے لقب سے نوازا گیا ہے) میں پگڑی نہیں باندھیں تو پھر نماز کے باہر کیا ضروری ہے۔ لہٰذا نصاریٰ کی طرح ننگے سر رہنا بہتر ہے۔ پگڑی باندھنے کی سُنت کی اہمیت ذہنوں سے نہ صرف اتر جائیگی بلکہ دورِ حاضر کا ماڈرن مسلم اپنی تائید پیش کرے گا جس سے سُنت کو زندہ کرنے کے بجائے اس کی اہمیت کو سخت دھچکا لگے گا۔

(۴) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو نماز کی ادائیگی کے وقت سر ڈھانپنے کی اتنا سخت تاکید فرمائی ہے کہ سر کا درمیانہ معمولی حصہ کھلا رکھنے کو بھی گوارا نہیں چہ جائیکہ سارا سر ننگا ہو چنانچہ حدیث شریف میں اعتجار سے روکا گیا ہے اور اعتجار کی تفسیر میں صاحب بحر الرائق ص $\frac{۲۵}{۲}$ میں لکھتے ہیں :-

وھوان یکسون عمامۃ ویترک وسط راسہ مکشوفا کہیئۃ الاشرار — وہ یہ کہ عمامہ باندھ کر سر کا درمیانہ حصہ شرارتیوں کی طرح کھلا رکھا جائے

(۵) نماز میں جس عمل کے ساتھ کسی غیر مذہب والے کے ساتھ تشابہ لازم آتا ہو تو اس عمل سے بچنے کے لئے شدید تاکیدیں واقع ہوتی ہیں مثلاً نماز میں منہ اور ناک بند رکھنا مکروہ ہے اس لئے کہ اس طرح سے مجوسیوں سے مشابہت ہوتی ہے کیونکہ وہ آگ سے پرستش کے اس کے دھوئیں سے بچنے کے لئے منہ اور ناک بند رکھتے تھے اب ہمیں اس فعل سے روکا گیا ہے اس طرح کمر میں کپڑا باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اسی طرح امام کا طاق میں کھڑا ہونا مکروہ ہے کہ ان میں اہل کتاب سے تشابہ ہوتا ہے۔ جب اہلِ اسلام کو غیر مسلموں کے شعار کے تشابہ سے روکا گیا ہے تو کیا سر سے ننگا ہونا نصاریٰ کا شعار نہیں ہے۔ افضل العبادۃ میں سر سے ننگے رہنے میں کیوں نصاریٰ کو خوش کرتے ہو اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض۔

(۶) جس عمل میں عوام انگلیاں اٹھائیں اپنے مسخرہ و مذاق کے لئے نشانہ بنائیں اور وہ فعل باعث شہرت ہو تو وہ مکروہ ہے چنانچہ "مجمع البحار وغیرہ" میں ہے کہ "الخروج عن عادۃ البلد شھرۃ مکروہ" اور تمام بلاد حرمین میں جس کے ہر عمل کو غیر مقلدین وہابی واجب العمل سمجھتے ہیں خواہ وہ غلط ہو یا صحیح سر پر کپڑا رکھ کر نمازیں ہوتی ہیں اب غیر مقلدین نے اس کو شعار بنایا ہے جس سے نماز کی کراہت میں کسی قسم کا شک ہی نہیں۔

ازالۂ وہم فقہائے کرام نے ننگے سر نماز کی تین قسمیں لکھی ہیں۔ (۱) بہ نیت استخفاف واستحقار یعنی دل میں خیال ہو کہ نماز کوئی ایسی حالت تو نہیں جس میں سر کو ڈھانپ کر نماز پڑھوں اس لحاظ سے سر ننگا نماز پڑھنا کفر ہوگا۔

(اقول) اگر یہ عمل عام ہو گیا تو نماز میں ننگے سر رہنا استحقار استخفاف کا پایا جانا بعید نہیں۔

(۲) سستی وکاہلی کی وجہ سے سر ننگا ہو کر نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔

تبصرہ اویسی | یہ عمل عوام کو پسند ہے کہ سر ویسے ہی ننگے رہتے ہیں پھر نماز کے لئے انہیں سر پر کپڑا رکھنا ان کو بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ جیسے گرمیوں میں عموماً دیکھا جاتا ہے کہ سستی کی وجہ سے قمیض وغیرہ سے نماز پڑھنا انہیں دشوار محسوس ہوتا ہے۔ اس علت کو غور سے دیکھا جائے تو بات واضح ہے کہ نماز کو ننگے سر پڑھنا عموماً سستی وکاہلی کی وجہ سے ہے۔

(۳) بہ نیت تواضع وانکسار ہو تو جائز ہے جیسے آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا جائز ہے لیکن جس جوازی عمل میں فتنہ کا اندیشہ ہو اس سے احتراز واجب ہے اور ظاہر ہے کہ ننگے سر سے نصاریٰ کی تہذیب وتمدن کو تقویت ملتی ہے۔ پھر عاشق سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کب گوارا کر سکتا ہے کہ وہ اپنے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں نصاریٰ انگریز کی تہذیب کو ترجیح دے لیکن عملی طور تو ترجیح دی جا رہی ہے اور نہ صرف ترجیح بلکہ اسلامی تہذیب کا مذاق اور انگریزی تہذیب سے پیار بتاتا ہے کہ مسلمان کا دین وایمان خطرہ میں ہے اسی لیے فقیر دین کے رہنماؤں سے اپیل کرتا ہے کہ فی سبیل اللہ دین کی کشتی کے بچانے کی سبیل کیجئے قوم کو انگریزی تہذیب سے ہٹا کر اسلامی تہذیب وتمدن کا خوگر بنایئے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ادا کا عملی نمونہ اپنے اندر پیدا کر کے اپنے حلقۂ اثر میں ہر سنت پر سختی سے عمل کرایئے۔

ہم نے اسلاف میں اپنے مشائخ میں حضرت امام اعلیٰ حضرت، حضرت میاں شیر محمد شرقپوری، پیر جماعت علی شاہ، پیر بھر چونڈی شریف، محدث اعظم پاکستان اور دیگر اکابر امت کا تجربہ کیا ہے اور دیکھا ہے کہ وہ کس طرح عوام کو سنت پر چلا گئے ہیں اور الحمدللہ اب بھی بعض پیرانِ عظام اور علماء کرام اسی طریقہ پر کاربند ہیں۔ خدا کرے اسی طرح پیرانِ عظام اور علماء کرام فقیر کی آواز کی طرف توجہ دیں تو انشاء اللہ تعالیٰ انگریزی تہذیب کا بیڑا غرق ہوگا اور سنت نبوی کا بول بالا ہوگا۔

تتمہ

اسلام کے احکام قرآن و حدیث اور اجماع و قیاس سے ثابت ہوتے ہیں، پھر اُن کے کئی درجات ہیں. جیسے فرض. واجب. سُنت مؤکدہ و سنت غیر مؤکدہ اور مستحب. چونکہ یہ مسئلہ غیر مقلدون سے منسلک ہے. اسی لئے ان کی سمجھ کے مطابق عرض کیا جا رہا ہے. کیونکہ وہ خود کو اہلِ حدیث کہلاتے ہیں. اگرچہ صرف نام ہے کام نہیں. جیسا کہ ابھی معلوم ہو گا

قواعد الحدیث احادیث مبارک کا غور سے مطالعہ کرنے والے کو معلوم ہے کہ بعض امور وہ ہیں جن پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مداومت فرمائی اور وصال کے وقت تک عمل رہا. اسے اصلاح میں سنت کہا جاتا ہے. ہم اہلِ سنت اس قسم کی احادیث پر عمل کرتے ہیں. اسی لئے ہم اہل سُنت کہلاتے ہیں.

بعض وہ احادیث مبارکہ ہیں جو محض اُمت کی سہولت کے لئے کبھی عمل کیا یا اجازت بخشی. لیکن دائما عمل نہیں. اسے ہم حدیث تو کہہ سکتے ہیں. لیکن سُنت نہیں. چونکہ غیر مقلدین عوام میں انتشار پھیلانے کے در پے ہیں. اسی لئے تلاش کر کے وہی احادیث پیش کرتے ہیں. جن سے عوام کو خلش ہو اور انتشار پھیلے. اس کی مثالیں عرض کر دوں گا. تاکہ مسئلہ واضح ہو.

(۱) نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ اونٹنی پر سوار ہو کر طواف کیا، لیکن دائما سواری کے بغیر طواف فرمایا.

(۲) روزہ کی حالت میں کبھی بعض ازواج مطہرات کو بوسہ دیا. لیکن ہمیشہ نہیں پہلا کام صرف جواز کے لئے تھا. ہم اسے حدیث مانتے ہیں. لیکن دائما اس پر عمل نہ تھا. ممکن ہے غیر مقلدین اس پر ہر روزہ کے ساتھ عمل کرتے ہوں تو وہ

کی شادی شدہ اور کنوارے کہاں جائیں۔ ممکن ہے ان کی دینی خیر خواہی کے طور پر ان کے لیے کوئی سبب بنا دیا جاتا ہو یہ ان سے پوچھئے۔ ورنہ ایسے کنوارے غیر مقلدین زندگی بھر اس حدیث پر عمل نہ کر سکے۔

۲) روزے کی حالت میں مباشرت (مرد و زن کا دو جسموں کا کپڑے کے حائل ہوئے بغیر ملنا ملانا) احادیث سے کبھی کبھی کر لینا ثابت ہے۔ وہ جواز کے لئے تھا کہ کسی سے اگر ایسے ہو جائے تو روزہ ضائع نہ سمجھا جائے۔ اسے ہم حدیث تو مانیں گے لیکن سنت نہیں۔ ممکن ہے غیر مقلدین اس پر روزانہ عمل کرتے ہوں تاکہ سنت سے محروم نہ ہوں۔ یہ ان کا گھریلو معاملہ ہے۔

۴) بعض احادیث میں عورتوں کے ختنہ کے متعلق بھی آیا ہے تو اُن کو ہم احادیث برحق کہیں گے لیکن عمل نہیں ہے۔ ممکن ان کے ہاں یہ عمل جاری ہو بلکہ ہونا لازم ہے۔ کیونکہ وہ اہلحدیث نہیں۔ نمونہ کے یہ چند مسئلے عرض کئے ہیں ورنہ اس قاعدے کا باب وسیع ہے۔

نتیجہ اس قاعدہ پر عمامہ شریف حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی دائمی سنت ہے۔ نماز غیر نماز میں آپ سے اس طرح ثابت ہے۔ ہاں جواز کے لئے کبھی ہوا تو وہ سنت نہ ہوگی اور مسلمان کو سنت رسول صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم چاہیئے نہ کہ اس کے خلاف ـــــــ

قاعدہ ۲ احادیث مبارکہ کے مراتب و درجات کے لحاظ سے احکام، فرض، واجب، سنت مؤکدہ و غیر مؤکدہ و مستحب، مرتب ہوتے ہیں۔

ادنیٰ درجہ، ضعیف روایت کا ہے تو احکام میں بھی ادنیٰ درجہ مستحب بلکہ کا ہے۔ اکثر مستحبات ایسی روایات سے ثابت ہوئے ہیں۔ بالخصوص فضائل کے متعلق تو کسی محدث فقیہ کو اختلاف نہیں۔ یہاں تک کے غیر مقلدین کے سربراہ مثلاً ثناء اللہ امرتسری میاں نذیر احمد

دہلوی و داؤد غزنوی وغیرہ وغیرہ بھی قائل ہیں۔

حدیث ضعیف کہنا ان کا ایسا حربہ ہے کہ عوام کو بہت جلد دام تزویر پھنسا لیتے ہیں، لیکن کب تک بالآخر یوم الحساب میں تو قابو آئیں گے۔ کچھ یہی ان کا رویہ بھی یہی ہے۔ مانا کہ عمامہ کی نماز کے متعلق کچھ روایات ضعیف سہی لیکن حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دائمی طور پر تو عامل رہے۔ پھر اس محبوب سیرت کا انکار کیوں۔

میں نے پہلے عرض کیا غیر مقلدین کا مقصد عوام میں انتشار پھیلانا ہے یہ طویل داستان فقیر کی کتاب شتر بے مہار وہابی میں پڑھ لیں۔ یہاں کے نمونہ کے طور پر عرض کر دوں۔

ہمارے اور ان کے بیان سے سب کو یقین ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام ان کے تابعین تبع تابعین رضی اللہ عنہم حتی الحین الیعنی پندرھویں صدی تک عمامہ سے نماز کی ادائیگی ہوتی رہی اور ہو رہی ہے۔ یہاں تک کہ ان کے مرکزی ائمہ نجدی بھی عمامہ نہ سہی لیکن ننگے سر نہیں بلکہ سر ڈھانپ کر ٹوپی، رومال سے نماز ادا کرتے ہیں تو کبھی کبھار کی روایات ڈھونڈ کر عوام کو بہکایا گیا کہ ہم حدیث پر عمل کرنے والے ہیں۔ حالانکہ وہ صحیح احادیث جن کے متعلق حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فضائل ثابت ہیں۔ بلکہ ہمارے نزدیک وہی روایات آپ کی زندگی مبارک کا معمول بہا ہیں ان کے برعکس کی روایات بوجہ ضرورت تھیں۔ ہمارا دعویٰ تسلیم نہ کریں لیکن یہ انہیں ماننا پڑے گا کہ وہ روایات صحیحہ ہیں لیکن وہ ان روایات پر عمل نہیں کرتے مثلاً۔

۱: حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز اسفار (روشنی کرنا) فرمایا اَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ فَاِنَّہٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ (فجر میں اسفار کرو کیونکہ اس میں بہت بڑا اجر و ثواب ہے ۱۲

۲۔ ظہر موسم گرما کے متعلق فرمایا۔ اَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ فَاِنَّ حَرَّ الشَّمْسِ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔ ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ سورج کی گرمی جہنم کی بھاپ ہے۔ غور فرمائیے کہ غیر مقلدین

نے کبھی بھولے سے ان دونوں اوقات کو معمول نہیں بنایا۔ بلکہ معمول ہے تو صبح کی نماز سخت اندھیرے میں اور ظہر (گرما) زوال ہو یا نہ سخت اور شدید گرمی میں۔ اگرچہ ان اوقات کے لئے بھی روایات ہیں۔ جن کے لئے ہم (احناف) نے کہا کہ وہ بوقت ضرورت تھا اور ہمارے اوقات معمول بنا۔ لیکن وہ نہیں مانتے۔ اسی سے اہل فہم کو سمجھ جانا چاہیئے کہ ان کا مقصد کیا ہے وہی جو ہم نے کہا کہ عوام میں انتشار کیونکہ جب سے ان کے مذہب کی بنیاد رکھی گئی اور گورنمنٹ انگریزی سے رجسٹرڈ ہوئے اسی وقت سے وہی کارروائی جاری کی۔ جو عوام میں انتشار پھیلائے۔

اعتبار نہ آئے تو چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

احناف	غیر مقلدین
کنواں پلیدی کے گرنے سے پلید	کنوئیں میں کتنا ہی پلیدیاں ہوں پاک رہتا ہے۔
قرآن کو بے وضو ہاتھ نہ لگانا	قرآن کو بے وضو ہاتھ لگانا جائز۔
کعبہ کی طرف منہ کر کے پیشاب نہ کرنا	کعبہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے میں حرج نہیں
ایسے ہی اس طرف پاؤں نہ پھیلانا	کوئی حرج نہیں ایسے پاؤں پھیلا کے بیٹھنا جائز ہے
نماز میں ہاتھ کانوں تک لے جانا	نماز میں ہاتھ کاندھے تک۔
نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا	نماز میں ہاتھ ناف کے اوپر۔
مسجد میں جوتے نہ پہننا	مسجد میں جوتے پہن کر جانا۔
نماز جوتے پہن کر نہ پڑھنا	جوتے پہن کر نماز پڑھنا۔
عمامہ یا ٹوپی سر پر رکھ کر نماز پڑھنا	نماز ننگے سر پڑھنا۔

یہ صرف نمونہ کے طور پر کچھ عرض کر دیا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے۔ انگریز نے کہا موٹے موٹے مسائل میں اسلام کا الٹ میں کروں گا۔ چھوٹے مسائل میں تم۔ چنانچہ ایسے ہی ہوا۔

(۱) غیر مقلدین کے مذہب کو گورنمنٹ نے رجسٹرڈ کیا جیسے کمپنیاں رجسٹرڈ ہوتی ہیں۔
مجموعہ جریدہ العنوۃ لعنۃ السماۃ ... سے تفصیل دیکھئے مشترب ... اڈیشن معزز

دس نمبر کے مطابق دس غیر مقلدین کے فتاویٰ کے مجموعہ

دلائل غیر مقلدین میں کھودا پہاڑ نکلا چوہا وہ بھی مردہ کی مثال صادق آئی۔ کیونکہ زیادہ سے زیادہ روایات سے جواز ثابت کر سکے اور بس چنانچہ اُن دس صاحبان نے دلائل سے ننگے سر نماز کا جواز ثابت کیا ہے۔ ان کی عبارات کا خلاصہ ملاحظہ ہو۔

صحاح ستہ کے علاوہ مسند امام احمد و مؤطا امام مالک ابو بکر بن شیبہ و نیل الاوطار و سبل السلام شرح بلوغ المرام باب فی الثواب الواحد ملتحفا بہ۔

(۱) عَنْ اُمِّ هَانِیٍّ اِلْتَحَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ لَّهٗ وَخَالَفَ بَیْنَ طَرْفَیْهِ (بخاری شریف)

(۲) عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ۔

(۳) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَوَ لِکُلِّکُمْ ثَوْبَانِ۔ (بخاری شریف)

(۴) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُصَلِّیْ اَحَدُکُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقِهٖ شَیْءٌ کَذَا عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ وَفِی الْحَدِیْثِ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَطَلْقٍ وَغَیْرِهٖ مِنْ کَثِیْرِ الصَّحَابَةِ وَاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَفِی الْحَدِیْثِ اَدِلَّةٌ کَثِیْرَةٌ لَا تُحْصٰی وَمَنْ اَنْکَرَ فَعَلَیْهِ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ بِدَلِیْلٍ وَاضِحٍ اِلَّا فَلَا نُسَلِّمُ قَوْلُ مَنْ قَالَ

؎ غیر مقلدین نے ننگے سر نماز کے جواز میں اپنے مولویوں کے فتاویٰ شائع کیے فقیر نے ان فتاویٰ سے یہ دلائل نقل کیے ہیں۔ اویسی غفرلہٗ

لا يَجُوْزُ الصَّلٰوةُ لِمَنْ لَا يَضَعُ الثِّيَابَ عَلٰى رَأْسِهٖ

فِى الصَّلٰوةِ وَكَذَا فِى الْبَيْهَقِىْ وَفِىْ كُتُبِ الْمُتَدَاوِلَةِ وَتُحْفَةِ

الْاَحْوَذِىْ وَشَرْحِ الْبُخَارِىْ يَعْنِىْ فَتْحِ الْبَارِىْ اَدِلَّةٌ كَثِيْرَةٌ

اَمَّنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِىْ قَمِيْصٍ وَاحِدٍ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا

رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ قَمِيْصٍ وَاحِدٍ

الْبَيْهَقِىْ فِىْ بَابِ الصَّلٰوةِ فِى الثَّوْبِ الْوَاحِدِ۔

وَمُسْنَدُ اِمَامِ اَحْمَدَ ص ۱۰۳ بَابُ جَوَازِ الصَّلٰوةِ فِى

الثَّوْبِ الْوَاحِدِ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ

اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِىْ

ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهٖ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لِاَبِى الزُّبَيْرِ

عَنِ الْمَكْتُوْبَةِ قَالَ الْمَكْتُوْبَةُ وَغَيْرُ الْمَكْتُوْبَةِ۔ مُسْنَدُ

اِمَامِ اَحْمَدَ - هٰذَا كِفَايَةٌ لِمَنْ لَهٗ دِرَايَةٌ

ان سب روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ننگے سر نماز پڑھی اور پڑھائی ہے۔

بخوف طوالت ان روایات کا ترجمہ و مطلب ترک کر دیا ہے ؟

ایک اور صاحب نے وہی روایات مع طریق استدلال کہا۔

یہ مسئلہ حدیث کی ہر کتاب میں موجود ہے۔ مشکوٰۃ شریف باب الستر میں پہلی حدیث میں عمر بن سلمہؓ فرماتے ہیں۔

رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ فِىْ ثَوْبٍ

وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهٖ فِىْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى

عَاتِقَيْہِ (متفق علیہ)

اس حدیث شریف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک کپڑے میں ننگے سر نماز پڑھنا ثابت ہوا۔

دوسری حدیث شریف حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقَيْہِ مِنْہُ (متفق علیہ)

(نہ نماز پڑھے کوئی تمہارا جس کے کندھوں پر کپڑا نہ ہو۔)

اس حدیث میں ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کی اجازت دی۔ بشرطیکہ کندھے ننگے نہ ہوں۔ ننگے سر نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا۔

تیسری حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْہِ (رواہ البخاری)

اس حدیث میں ایک کپڑے میں ننگے سر نماز پڑھنے کا طریقہ بیان فرمایا۔

چوتھی حدیث عمر بن ابی سلمہؓ بن اکوع کی ہے۔

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ رَجُلٌ اُصِيْدُ اَفَاُصَلِّيْ فِي الْقَمِيْصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَزُرَّہٗ وَلَوْ بِشَوْكَۃٍ

(ابوداؤد ونسائی)

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک کرتہ میں ننگے سر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ ایک کپڑے میں ننگے سر نماز پڑھنا صحابہ کرامؓ سے بھی ثابت ہے جیسا کہ جابرؓ

نے دوسرے کپڑوں کی موجودگی میں ننگے سر نماز پڑھی اور حضرت ابی بن کعب رضی نے فرمایا۔

الصَّلوٰۃُ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ سُنَّۃٌ کُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا یُعَابُ عَلَیْنَا (احمد)

ایک کپڑے میں نماز پڑھنا سُنّت ہے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ ایک کپڑے میں نماز پڑھتے اور ہم پر کوئی اعتراض نہ کرتا۔ اسی طرح آج بھی اگر کوئی ننگے سر نماز پڑھے تو اُس پر کوئی اعتراض نہیں کرنا چاہیئے۔

حدیث ذیل بڑے فخر و ناز سے پیش کرتے ہیں۔

آخری اور مضبوط سہارا

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ قَالَ صَلّٰی جَابِرٌ فِیْ اِزَارٍ قَدْ عَقَدَہٗ مِنْ قِبَلِ قَفَاہُ وَثِیَابُہٗ مَوْضُوْعَۃٌ عَلَی الْمِشْجَبِ فَقَالَ لَہٗ قَائِلٌ تُصَلِّیْ فِیْ اِزَارٍ وَاحِدٍ فَقَالَ اِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِکَ لِیَرَانِیْ اَحْمَقُ مِثْلُکَ وَاَیُّنَا کَانَ لَہٗ ثَوْبَانِ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْضًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ قَالَ رَاَیْتُ جَابِرًا یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَقَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ۔

محمد ابن منکدر رض نے کہا کہ حضرت جابر رض نے ایک ہی تہہ بند میں نماز پڑھی اور اپنے کپڑے کھونٹی پر رکھ دیئے۔ کسی نے اعتراض کیا کہ آپ نے ایک ہی تہہ بند میں کیوں نماز پڑھی ہے۔ حضرت جابر رض نے جواب دیا اس لیئے تاکہ میں تیرے جیسے بے سمجھ کو بتا دوں کہ ننگے سر نماز ہو جاتی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عہد میں بہت کم لوگوں کو دو کپڑے میسر آتے تھے

دوسری روایت محمد بن منکدر رض سے یوں ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھ کر اس کی وجہ دریافت کی۔ انھوں نے جواب دیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

قَالَ فِی النِّهَايَةِ وَالْغَرَضُ بَيَانُ جَوَازِ الصَّلٰوةِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَوْكَانَتِ الصَّلٰوةُ فِی الثَّوْبَيْنِ افضل فَكَانَهٗ قَالَ صَنَعْتُهٗ عَمَدًا لِبَيَانِ الْجَوَازِ

صاحب نہایہ نے کہا کہ ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ اگرچہ دو کپڑوں میں فضیلت ہے نماز کی۔ اسی لئے حضرت جابر رض نے ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھی تاکہ جو لوگ بے سمجھ ہیں وہ جان لیں کہ ننگے سر نماز جائز ہے۔

نوٹ :- ہم نے غیر مقلدین کا تمام علمی سرمایہ یہاں جمع کر دیا ہے۔ اس کے بعد علماً ان کی جھولی خالی ہے۔ اب فقیر کی گُستن لیجیے۔

جوابات

(۱) تمام روایات جواز پر دلالت کرتی ہیں۔ اس سے ہم نے کب انکار کیا ہے جیسا کہ خود غیر مقلدین نے امام اہلسنت، شاہ احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے فتاویٰ و نقل کئے اور خود احادیث کے شارحین کی عبارات نقل کیں تو انھوں نے جواز کا کہا اور جواز سے سنت ثابت کرنا یہی جہالت ہے۔ جس کی تا حال غیر مقلدین کو آگاہی نہ ہوئی

رفع یدین

نماز میں رفع یدین کی نفی کے مضبوط دلائل۔

ہر کوئی کام حضور علیہ السلام جو ان کے لئے کر دکھلائیں تو سنت کیسے بن گیا۔ جواز کی چند مثالیں فقیر
پہلے عرض کر چکا ہے۔ سنت مداومت اور عمل کا نام ہے اور گاہے گاہے جواز اور ندرت
کا نام۔ ابھی تمہارے دلائل سے فیصلہ ہو جانا چاہیئے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور صحابہ کرام و جملہ اہل اسلام کا دائمی عمل سر پر عمامہ یا ٹوپی وغیرہ یا ننگا۔

(۲) احادیث مبارکہ میں ننگے سر نماز پڑھنے کا نہیں بلکہ ننگے سر نماز نبوی کی ہیئت و کیفیت سے
ثابت ہوا تو اب ہمارا سوال ہے۔ جس طرح احادیث مبارکہ نقل کی گئی ہیں۔ اس طرح کی نماز پڑھو
تو عامل بالحدیث بنو صرف پگڑی اتار کر نماز پڑھنے سے بدعتی بن رہے ہو۔ احادیث مبارکہ
مذکورہ میں غور کرو اس کی یہ صورتیں ہیں۔ (۱) ایک کپڑا۔ (۲) دو کپڑے (۳) ایک کپڑا
پیٹھ کے پیچھے سے گردن میں باندھ دینا جس سے کاندھا بھی ڈھکے ہوں (جیسے بچوں کو ایک
کپڑا) پہنایا جاتا ہے (صرف ننگے سر نماز کا ذکر نہیں۔ تو اب غیر مقلدین پر واجب ہے کہ وہ
روزانہ عمامہ اتارنے کے بجائے صرف ایک ہی چادر پر اکتفا کریں۔ جیسے احادیث مبارکہ
میں ہے اور اس چادر کو بچوں کی طرح کاندھوں پر باندھ کر نماز پڑھیں نہ صرف... عمامہ پر غصہ
کیوں۔ صرف عمامہ اتار کر ننگے سر نماز پڑھنے کی سنت کہاں سے نکال لی۔ جواز کے احتمال
ہیں لیکن صرف ننگے سر نماز پڑھنے کو سنت کہنا یہ کس حدیث میں ہے)

(۳) حضرت جابرؓ والی روایت جس میں انہوں نے معترض کو احمق کہا اس سے ان کا ننگے
نماز کا استدلال بھی عجیب ہے کیونکہ حضرت جابرؓ ایک کپڑے سے نماز پڑھ رہے تھے
اور بچوں کی طرح گردن میں کپڑا باندھ رکھا تھا تو غیر مقلدین بعینہ اسی طرح نماز پڑھیں ہم
انکار نہ کریں گے کیونکہ جواز کا باب وسیع تر ہے۔ حضرت جابرؓ کا معترض کو احمق کہنا
ننگے سر نماز کی وجہ سے نہ تھا۔ بلکہ اس کی وجہ کچھ اور ہے نہ یہ کہ آپ نے ننگے سر نماز
پڑھنے پر معترض کو احمق کہا۔ اس کی وجہ دراصل یہ تھی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ بعض مسائل میں
ایک دوسرے سے اختلاف کر جاتے تھے۔ اسی اختلاف کو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے "اختلاف امتی رحمۃ (میری اُمت کا اختلاف رحمت ہے) فرمایا ہے اس مسئلہ میں
بہت بڑے جلیل القدر صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم کو اختلاف تھا کہ ایک کپڑے
سے نماز ہوتا ہی نہیں اور جواز والی روایات کا وہ حضرات یہ جواب دیتے کہ حضور سرور
عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں وسعت نہ تھی اسی لئے جائز تھا لیکن بعد کو ناجائز
ہے ان کے اسمائے گرامی ملاحظہ ہوں۔ عینی شرح بخاری ج ۲ ص ۵۸ و ج ۲ ص ۶۱ میں ہے التوشح
نوع من الاشتمال تجوز الصلوٰۃ بہ والفقہاء مجمعون جواز الصلوٰۃ فی ثوب واحد وقد روی عن
ابن مسعود خلاف ذلک قلت ذہب طاؤس وابراہیم النخعی واحد فی روایۃ وعبد اللہ بن
وہب من اصحاب مالک ومحمد بن جریر الی ان الصلوٰۃ فی ثوب واحد مکروہۃ الخ ان کے
علاوہ بھی بہت بڑے دلائل ہیں جنہیں امام بدر الدین عینی شارح بخاری نقل فرما کر انکار کیا
اور اس اختلاف میں بعض روایات حضرت ابن عمر بھی شامل ہیں اور امام مجاہد بھی۔ بلکہ اس
مسئلہ پر سیدنا ابن مسعود و سیدنا ابن کعب رضی اللہ عنہما کا مناظرہ ہوا جس کا فیصلہ حضرت
فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ابن کعب کے حق میں فرمایا۔

ملاحظہ ہو عینی شرح بخاری ج ۲ ص ۶۳

اور تاریخ صحابہ رضی اللہ عنہم کے واقفین کو خوب معلوم ہے کہ جمہور صحابہ (رضی اللہ
عنہم) جس طرف ہوں حق وہی ہوتا ہے اور یہ بھی ہے پھر جو ادنیٰ اعلیٰ کے سامنے یا
تابعی صحابی کے سامنے جمہور کے خلاف مسئلہ پر اعتراض یا طعن کرے یا اسی کو ترجیح
دے تو پھر اس کے ساتھ اسی طرح ہوتا ہے جیسے حضرت جابر نے معترض کو فرمایا چنانچہ
یہاں بھی ہوا کہ مشکوٰۃ امام المحدثین حضرت علامہ بن سلطان محمد القاری رحمۃ اللہ الباری
مرقات ج ۱ ص ۴۶۵ میں لکھتے ہیں کہ انکرہ انکار ابلیغا کانہ قیل قد صحبت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم وما شعرت بسنۃ فتقول فی ثوب واحد وثیابک موضوعۃ علی المشجب فلذلک زجرہ
وسماہ احمق خلاصہ یہی ہوا کہ حضرت ابن جابر کا معترض کو احمق کہنا جمہور کے مذہب کے

خلاف ہونے کی وجہ سے تھا نہ یہ کہ ننگے سر نماز پڑھنے کے اعتراض کی وجہ سے اور نہ ہی وہاں ننگے سر نماز کی بات تھی۔ یہ غیر مقلدین کا اپنا ڈھکوسلہ ہے۔

خلاصۃ البحث

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری کی طرح ہم سب (غیر مقلدین) سمیت یہی کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام کا ایک کپڑے میں، یا دو کپڑوں میں نماز پڑھنا بوجہ ضرورت تھا کہ اس وقت کپڑوں کی قلت تھی یا جواز کے لئے تاکہ اگر کوئی صرف ایک کپڑے سے یا دو سے نماز پڑھ لے تو نماز جائز ہو جائے گی۔ بشرطیکہ اس کے ہاتھ کوئی دوسرا عارضہ شرعی لاحق نہ ہو اسکے متعلق عرض کر چکا ہوں۔ حضرت مولا علی قاری رحمۃ اللہ الباری کی عبارت ملاحظہ ہو۔

واما صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ واصحابہ فی ثوب واحد ففی وقت کان لعدم ثوب آخر وفی وقت کان مع وجودہ لبیان الجواز (از نعلہ الطیتی ہلے (ترجمہ اوپر کے مضمون میں آگیا ہے)

جواز کا سہارا

۱۔ احکام شرعیہ دو قسم ہیں "عزیمت و رخصت" مردان خدا عزیمت پر عمل کرتے اور ڈھیلے ڈھالے سست دکاہلین جواز کا حیلہ ڈھونڈتے ہیں بفضلہ تعالیٰ اہل سنت احکام شرعیہ میں عزیمت پر عمل کرتے ہیں اور غیر مقلدین رخصت کے پیچھے پڑ کر خود ہی دین سے رخصت ہو جاتے ہیں۔

۲۔ جس جواز میں غیروں (غیر مسلموں) کو سہارا ملے اور اصل مسئلہ کے ترک کا خطرہ ہو تو اس جواز پر عمل نہ کرنا بھلا کھڑے ہو کر پیشاب کرنا، جواز کا سہارا لے کر آج کی ماڈرن مسلم پینٹ پتلون کی شامت سے بیٹھ کر پیشاب کرنے کی سنت سے محروم۔ یہاں بھی غیر مقلدین کو یونہی سمجھایا جائے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز اور بیٹھ کر سنت۔ اب ننگے سر نماز کی طرح جواز کا سہارا لے کر کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرو اور عوام کی ملامت پر کہدیا کرو کہ احادیث میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنا سنت ہے۔ ننگے سر نماز کے استدلال اور اس مسئلہ کے

ہلے :۔ اس کے مزید جوابات فقیر نے شرح بخاری شریف میں عرض کر دیئے ہیں۔ اویسی غفرلہ

استدلال میں کوئی فرق نہیں۔ لیکن یہ سودا انہیں مہنگا پڑتا ہے۔ ایسے ہی جواز کی صورت کھڑے ہو کر کھانا بھی بیٹھ کر کھانا دائمی سنت ہے۔ اب غیر مقلدین کو پگڑی اتارنے کے ساتھ کھڑے کھڑے موتنا اور کھانا چاہیئے وغیرہ وغیرہ۔

۴۔ ہم نے ننگے سر نماز پڑھنے کی تین صورتیں لکھی ہیں۔ ان میں ایک مکروہ ہے۔ جب سستی اور کاہلی سے اس کا ارتکاب ہو اور سستی کاہلی کا شکار عوام نہیں بلکہ یہ بیماری اب عام ہے کہ بہت بڑے سمجھدار بھی نماز سے جی کتراتے ہیں۔ جب نفس نماز اُن کی سستی اور کاہلی کا شکار ہے تو پھر اس کے مستحبات میں کتنا تکاسل و تکاہل کو دخل ہوگا اور شرع کا قانون بھی ہے اور عقل کا تقاضا بھی کہ بیماری جب وبائی صورت اختیار کرے تو بیمار کو بھرپور ٹیکوں گولیوں اور دوائیوں کے استعمال کے علاوہ معمولی سے معمولی ضرر رساں عمل سے پرہیز کرانا ضروری ہے اور یہاں یہ حال ہے کہ انگریز کی پٹی پڑھانے کے بعد ننگے سر رہنا زندگی بسر کرنا اسی فیصد مسلمانوں کا زندگی بسر کرنا کا لجزء ہو گیا ہے دین کا درد رکھنے والا تو سُنت نبوی کے احیاء (زندہ کرنا) میں جدوجہد کرنا، عمامہ باندھنے، بالخصوص نماز ادا کرنے کی کوشش کرے گا اور دین سے بے بہرہ انگریز کی دی ہوئی گندی عادت میں اضافہ کرے گا زاختیار بدست مختار ہذا آخر مارقمہ قلم الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی غفرلہ بہاول پور۔ ۲۹ محرم الحرام ۱۳۰۹ھ ۱۲ ستمبر ۱۹۸۸ء بروز ایمان افروز دوشنبہ شریف۔

وہابی دیوبندی کی نشانی

مصنف علامہ محمد فیض احمد اُویسی

علماء کرام اور مشائخ عظام

آپ اور ہم سب کے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر سنت کو زندہ رکھنے سے ہمارے اور آپ کے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنا خوش ہوتے ہیں یہ آپ فقیر سے زیادہ جانتے ہیں بالخصوص جب وہ سنت مردہ ہو جائے یعنی اس پر عمل کرنے سے عملی، ذہنی، رواجی طور سخت مشکل ہو جیسے آج کل اکثر سنتوں کا حال ہے۔ مثلاً داڑھی رکھنا حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوب سنت ہے ایسے ہی عمامہ شریف آپ کی دائمی ادا ہے کہ کبھی سفر و حضر میں یہاں تک کہ نیند کے وقت بھی آپ کا سر مبارک ننگا نہ ہوا۔

لیکن افسوس ہے کہ داڑھی پر جو پھبتیاں اڑائی جا رہی ہیں اس سے بے خبر نہیں بلکہ اب تو بعض پیر صاحبان (جنہیں اکابر کے صدقے یہ عزت ملی ہے کہ ہزاروں بندگانِ خدا اُن کے حلقۂ خدام میں شمولیت کو فخر سمجھتے ہیں) بھی اس محبوب سنت کے دشمن بن گئے ہیں کبھی بھولے سے سنت پر عمل کرنے کا تصور نہیں کرتے بلکہ سچ پوچھیے تو داڑھی کی سنت اپنے محبوب چہرے پر دیکھنا گوارا نہیں کرتے۔ ایسے ہی بعض علماء حضرات جنہیں دین کی رکھوالی کے لیے چُنا گیا وہ بھی ایسے پیر صاحبان کو سمجھانے کی بجائے انہیں اپنے وعظ اور نجی مجلسوں میں قطبِ وقت اور غوثِ زماں کا لقب دے کر سنتِ مصطفےٰ کے عملی دشمن بن رہے ہیں اور بعض بے باک مولوی داڑھی چھوٹی رکھوانے کو اپنا فیشن سمجھتے جا رہے ہیں۔ ایسے ہی پگڑی کے باندھنے کا حال ہے۔

تو عزیزو! ایسے وقت میں ایسی سنتوں کا زندہ کرنے میں سو شہیدوں کا ثواب نصیب ہو جانے ترستا ہوا ہے۔

دعوتِ عام احبابِ اہلِ اسلام کو دعوتِ عام ہے کہ سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احیاء (زندہ کرنے میں) تن من دھن و جان و مال کی قربانی دے کر بلال و خبیب و زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا زمانہ اہلِ زمانہ کو دکھلایئے۔

حرفِ آخر: اس طویل بحث سے میرا مقصد یہی ہے کہ علمائے کرام و مشائخ عظام اور عوام اہلِ اسلام جواز کے چکر میں پھنسنے کے بجائے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہر سنت پر عملی اقدام فرمانا چاہیئے بلکہ اپنے حلقۂ احباب کو سختی سے اس کا کاربند بنانا اپنی زندگی کا سرمایہ سمجھیں تاکہ کل قیامت میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب نصیب ہو۔

ہذا آخر ما سطرہٗ قلم الفقیر القادری

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۲، ذوالحجہ ۱۴۱۰ھ

دیگر مطبوعات

فنا و بقا

ندائے یا رسول اللہ

صرف بہائی

شیعہ کا متعہ

اذان بر قبر

تفسیر فیوض الرحمن

مکمل سیٹ

مدحت رسول نعتیں اردو

دیوبندی بریلوی فرق

ابواب الصرف

شہد سے میٹھا نام محمد

تبلیغی جماعت کا شناختی کارڈ

رفع الحجاب

مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور